سوال

منگنی ختم کرنے کے بعد کیا مجھے مہر واپس لینے کا حق ہے؟

جواب

لحمد للہ.

ن کے ساتھ نکاح مکمل نہ ہوا ہو اور ابتدائی طور پر مشروع منگنی ہی ہو، پھر منگنی کرنے والا شخص عقد نکاح سے قبل ہی منگنی ختم کرنے کا فیصلہ کرے تو اس نے جو مہر ادا کیا ہو وہ سارا واپس لینے کا حق رکھتا ہے، چاہے منگنی آدمی نے خود ختم کی ہو، یا پھر لڑکی کی جانب سے ختم ہوئی ہو، اس میں کسی قسم کا کوئی اختلا

کے متعلق احکام تو نکاح کے ساتھ مربوط ہیں، چاہے عقد نکاح کے بعد دخول و رخصتی ہوئی ہو یا پھر عقد نکاح کے بعد رخصتی نہ ہوئی ہو تو دونوں حالتوں میں علیحدگی ہو جانے کی صورت میں احکام مختلف ہیں، لہذا مہر کا تعلق تو عقد نکاح سے ہے نہ کہ صرف منگنی سے.

ن عابدین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ں نے جو مہر بھیجا بعینہ وہ واپس کیا جائیگا چاہے استعمال سے اس میں تبدیلی بھی ہو چکی ہو، یا پھر اگر ضائع ہو چکا ہو تو اس کی قیمت ادا کی جائیگی؛ کیونکہ معاوضہ تو پورا نہیں ہوا، اس لیے واپس لینا جائز ٹھرا" انتہی

ر(153/3).

ابن عابدین نے ہی بعض حنفی کتب سے فتوی نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

"منگنی کے بعد جو مہر بھیجا وہ موجود ہو یا ضائع ہو چکا ہو تو وہ واپس کیا جائیگا" انتہی

ر(574/4).

ن حجر ہیتمی رحمہ اللہ کا قول بھی اسی معنی میں ہے:

ت سے منگنی کی اور پھر عقد نکاح سے قبل بغیر کسی الفاظ کے اس کی جانب مال بھیجا یا اسے دیا، اس سے اس کی معاونت مقصود نہ تھی، پھر عورت یا مرد کی جانب سے منگنی ختم کر کے اعراض کر لیا گیا تو جو عورت کو دیا اور پہنچا تھا وہ واپس ہو گا... کیونکہ اس نے تو وہ مال اسے نکاح کی غرض سے دیا تھا، اور نکاح

ج(421/7).

حسان ابو عرقوب "منگنی ختم کرنے" کے عنوان میں رقمطراز ہیں:

"جب عقد نکاح سے قبل منگیتر نے اپنی قدم کو مہر پیش کر دیا اور پھر کسی جانب سے بھی منگنی ختم کر دی گئی یا کوئی فوت ہو گیا تو مہر مقبوض کا شرعی حکم کیا ہو گا؟

ت نے بیان کیا ہے کہ منگنی کرنے والے نے جو چیز مہر کے حساب میں عورت کو دی ہے چاہے وہ بعینہ یا عوض ہو تو واپس دی جائیگی اور اگر ضائع ہو چکی ہو تو اس کا معاوضہ دیا جائیگا.

ہب میں مجھے اس کی کوئی نص نہیں ملی بلکہ میں نے سب مذاہب نے جو مہر کی تعریف میں کلام کی ہے اس پر غور و فکر کرنے کے بعد یہی سمجھا ہے، اس مسئلہ میں ان کے ہاں حنفیہ کے حکم سے مخالف نہیں ہونا چاہیے.

ہاں مہر عقد نکاح کے ارکان میں شامل ہوتا ہے، اور منگیتر لڑکی اور لڑکے کے مابین کوئی عقد نکاح نہیں اس لیے آدھا مہر تو اسے نکاح کی صورت میں ہی حاصل ہو گا، اور پورا نکاح اسے دخول و رخصتی کی حالت میں ملتا ہے، وگرنہ یہ لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانے کے مترادف ہو گا.

لیے دونوں میں سے منگنی ختم کرنا اور عقد نکاح نہ ہونے سے منگیتر مہر کی مستحق نہیں ٹھرتی اس لیے اسے وہ مہر اپنے منگیتر کو واپس کرنا چاہیے.

ہم دیکھتے ہیں کہ شافعی حضرات نے مہر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے:

"وہ جو نکاح یا وطئ یا زبردستی و قہر کے ساتھ بضع ضائع ہونے سے واجب ہوتا ہو مثلا رجوع و شہود"

ں جن میں مہر واجب ہوتا ہے، اور منگنی ان میں شامل نہیں، اس لیے عورت کے لیے لینا حلال نہیں بلکہ اسے واپس کرنا چاہیے.

حنابلہ کے ہاں مہر یہ ہے کہ:

"نکاح میں مقرر کردہ عوض ہے"

یتر لڑکے اور لڑکی کے مابین نکاح نہیں ہوا جو پورا یا آدھا مہر واجب کرتا ہو، اس طرح سب فقہاء کی آراء ایک اہم نقطہ پر مل جاتی ہیں وہ یہ کہ:

حالت میں ہی واجب ہوتا ہے، اور منگنی کی حالت میں عقد نکاح نہیں پایا جاتا، اس لیے کسی بھی جانب سے منگنی ختم کر دینے کے بعد عورت کا مہر رکھنا جائز نہیں، بغیر کسی مشروع سبب کے مال رکھا گیا ہے، اس لیے وہ واپس کرنا ہو گا" انتہی

یل لنک دیکھیں:

بر(101859) اور (149744) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.

160721